تایازاد بہن کی بیٹی سے نکاح کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ابو کے بھائی کی بیٹی کی بیٹی یعنی تایازاد بہن کی بیٹی سے نکاح جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! ابو کے بھائی کی بیٹی کی بیٹی، یعنی تایازاد بہن کی بیٹی سے نکاح شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ حرمت کی کوئی اور وجہ مثلاً رضاعت وغیرہ نہ ہو۔ کیونکہ وہ ان عورتوں میں سے نہیں جو محرم ہیں، جب تایازاد بہن سے نکاح ہوسکتا ہے تو اس کی بیٹی سے بدرجہ اولی ہوسکتا ہے۔

اللہ پاک نے محرمات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: (وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ) ترجمہ کنز الایمان: ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔ (القرآن، پارہ 05، سورۃ النساء، آیت: 24)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "جزئیت کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اپنی فرع اور اپنی اصل کتنی بعید ہو مطلقاً حرام ہے، اور اپنی اصل قریب کی فرع اگرچہ بعید ہو حرام ہے، اور اپنی اصل بعید کی فرع بعید حلال، اپنی فرع جیسے بیٹی پوتی نواسی کتنی ہی دور ہو اور اصل ماں دادی نانی کتنی ہی بلند ہو اور اصل قریب کی فرع یعنی اپنی ماں اور باپ کی اولاد یا اولاد کی اولاد کتنی ہی بعید ہو اور اصل بعید کی فرع قریب جیسے اپنے دادا، پردادا، نانا، دادی، پردادی، نانی، پرنانی کی بیٹیاں یہ سب حرام ہیں، اور اصل بعید کی فرع بعید جیسے انہی اشخاص مذکورہ آخر کی پوتیاں نواسیاں جو اپنی اصل قریب کی نوع نہ ہوں حلال ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 516، 517، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4201

تاریخ اجراء: 05ربیع الاول1447ھ/30اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net